احادیث میں بھی یہ حکم موجود ہے کہ جہاں طاعون موجود ہو وہاں سے بھاگو بھی نہیں لیکن قصداً وہاں جاؤ بھی نہیں۔ ایسا ہی معاملہ عورت اور گھوڑے کا بھی ہے۔ اگر متعدد آدمیوں کو ایک گھوڑے کی سواری یا ایک عورت سے نکاح ناموافق ثابت ہو چکا ہو، تو سمجھنا چاہیے کہ ان میں کوئی معلوم یا نامعلوم خرابی ایسی موجود ہے جو سوار یا شوہر کے لیے نامساعد ثابت ہوتی ہے۔

اب یہ دیکھنا آپ کا کام ہے کہ جو مکان آپ خریدنا چاہتے ہیں اُس میں بیان کردہ نحوست وہمی نوعیت کی ہے یا تجربی نوعیت کی۔ اگر وہمی نوعیت کی ہو تو توکلاً علی اللہ اسے خرید لیجیے اور اگر تجربی نوعیت کی ہو تو پھر نہ لیجیے۔

مضاربت کی صورت میں زکوٰۃ

سوال ۔ دو آدمی شرکت میں کاروبار شروع کرتے ہیں۔ شریک اول سرمایہ لگاتے ہیں اور محنت بھی کرتے ہیں۔ شریک ثانی صرف محنت کے شریک ہیں۔ منافع کی تقسیم اس طرح پر طے پاتی ہے کہ کل منافع کے تین حصے کیے جائیں گے۔ ایک حصہ سرمایہ کا اور ایک ایک حصہ ہر دو شرکاء کا ہوگا۔

اس کاروبار کی زکوٰۃ کے متعلق دو سوال پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے جوابات سے مطلع فرمائیں:۔

(الف) اگر کاروبار کے مجموعی سرمائے سے یکجا زکوٰۃ نکالی جائے تو شریک ثانی کو یہ اعتراض ہے کہ کاروبار کا سرمایہ صرف صاحب سرمایہ کی ملکیت ہے اور اس پر اُسے علیحدہ منافع بھی ملتا ہے، لہٰذا سرمایہ پر زکوٰۃ سرمایہ دار کو ہی دینی چاہیے۔ کیا شریک ثانی کا یہ اعتراض درست ہے؟

(ب) کاروبار میں نفع اور نقصان دونوں کا امکان ہے۔ زکوٰۃ کا نفع و نقصان سے نہیں بلکہ سرمائے سے تعلق ہے۔ کاروبار میں نقصان کی صورت میں بھی موجود سرمائے پر زکوٰۃ دی جائیگی۔ اگر نقصان کی صورت میں کاروبار سے زکوٰۃ نکالی جائے تو شریک ثانی کے حصے کی زکوٰۃ کی ایک تہائی رقم اس کے اگلے سال کے منافع سے نکالی جائے گی، جبکہ اگلے سال بھی زکوٰۃ کی رقم کا ایک تہائی حصہ اسے دینا ہوگا۔ ایسی حالت میں شریک ثانی کے لیے یہ زکوٰۃ نہیں رہی بلکہ سرمایہ دار کے سرمایہ